The Biblical Covenant of Grace

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں ۔ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں ۔بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں ۔تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔فیکس۔ 4237432005

بائبلی گریس کا عہد

ڈبلیو روبنز اور سین گیرٹے

یسوع مسیح کے پیغام کی نظر اندازی نے بہت سے انداز اپنائے ہیں ۔ کچھ اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ مسیح نے اپنے لوگوں کیلئے کچھ بھی حاصل کیا ہے ۔ کیونکہ وہ متضاد الفاظ میں کہتے ہیں ۔کہ خدا اپنی مخلوق کے ساتھ معیار اور انصاف کے معاملے پر بات نہیں کرتا بلکہ صرف رحمت جو حاصل کی جاتی ہے ۔

کچھ ایمانداروں کیلئے مسیح کے حق کے دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے دعویٰ کہ قانونی قصہ قرار دیتے ہیں ۔ایک نئے نامی گرامی تناظری مصور این ٹی رائٹ نے حق کے دعویٰ کی تردید کی ہے اور مسیح کے حق کے دعویٰ کے نوشتہ کا معمولی بات سے موازنہ کیا ہے ۔

کچھ کا خیال ہے اکیلا ایمان ہی کافی نہیں ہے بندے کو بخشے جانے اور نیک رہنے کیلئے لازمامحنت (فرمانبرداری، ایمانداری دکھانی) پڑتی ہے ۔انہوں نے جیمز کے اختیارات کے بارے میں اعتراض کیا ہے ۔متضاد پولوس کے الفاظ کی نقل کرتے ہوئے اور اُس کے کاموں کو مذہب کیلئے موزوں بنایا ۔کچھ کا کہنا ہے ایمان ہی سب کچھ ہے لیکن ایمان جو ضروری ہے وہ ایک فرمانبردار ایمان، عمل کے ساتھ ایمان اس لئے عمل کے بغیر ایمان کو بخشا نہیں جا سکتا وہ اسے متضاد انجیل کہتے ہیں ۔

کچھ تردید کرتے ہیں کہ مسیحی ایمان معرفت کا دعویٰ ہے بلکہ یہ ایک عہد کے لوگوں میں ایک ذاتی میلاپ، یا ایک ذاتی تعلق داری یا حصہ داری ہے ۔وہ کہتے ہیں کہ جو سمجھتے ہیں کہ ہم معرفت کی بدولت محفوظ رہیں گے جیسے کہ پطرس نبی وہ ناستک ہیں ۔

ان میں سے ایک بدذات نے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں اُس نے ''مسیحت کو ناستک'' لکھا ہے ۔ڈاگس ویلسن کے رسالے کریڈنڈ ایجنڈا (اور منظوری کیلئے) ایک اشتہار سے حوالہ دیا ہے ''انجیل نے کبھی مسیحت کو نہیں لکھا ۔یہ مسیحت کی تبلیغ نہیں کرتی نہ ہی یہ مسیحت کی تبلیغ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ۔نہ ہی پولوس نے اور نہ ہی کسی اور نبی نے مسیح ت کی تبلیغ کی ہے ۔بائبل مسیحیوں اور گرجا گھروں کے بارے میں بولتی ہے لیکن مسیحت ناستک ہے ہم لازماً مسیحت کے خلاف کھڑا ہونا چاہیئے ۔اس کتاب کا مصنف پیٹر لیتھارٹ ماسکو اداھو میں نیو سینٹ انڈریوز کالج میں ''دینیات اور ادب کا ایک اعلیٰ رکن

ہے۔اُس کا آقا(اعلیٰ افسر) ڈگس ویلسن ہے جو چال بازی سے تدبیر کردہ بہت سی منظوم داستانوں کا مؤجد ہے۔لیتھارٹ پریس بٹیرین جرچ امریکہ کا ایک مخصوص پادری ہے۔

جو مسیحت اور یسوع مسیح کے پیغام کونشانہ بنارہے ہیں وہ انجیل سے رجوع کرنے میں پوری طرح نا کام ہوچکے ہیں کہ دیکھیں کہ ایمان کیا ہے اور کیا کرتا ہے۔لیکن ایک ماہر دینیات گارڈن ایچ کلارک موجود ہے۔۳۰ سال سے زائد عرصہ پہلے کلارک نے ایمان کے متعلق انجیل کے کئی سو پہروں کا مشاہدہ کیا اور حاصل کردہ معلومات کو دو معنی خیز کتابوں فیتھ اور سیونگ فیتھ اور جو ہانائن کلام میں شائع کیا۔تین دہوئیوں سے کافی بعد جعلی مفکر اور ماہر دینیات جواب مسیحی مفکر سمجھے جاتے ہیں کلارک کے کام سے لاعلم رہے۔کلارک کی تفسیر نے دکھایا جو انہوں نے دینیات کو اپنی کتابوں اور سکولوں میں منظوم رومانوی داستانیں بنا چکے ہیں۔

اس تثلیثی جائزے میں ہم اپنی نئی اشاعت ''دی جوہانائن لوگوز'' کے عنوان ''واٹ از سیونگ فیتھ؟'' کا خلاصہ شائع کر رہے ہیں۔نئی اشاعت ڈاکٹر کلارک کے معنی خیز کاموں کی دونوں تحریروں ''فیتھ اور سیونگ فیتھ'' اور ''جوہانائن لوگوز'' کو مکمل طور پر ایک مجموعے میں اکٹھا کرتی ہے۔ مہربانی کر کے ان خلاصوں (اور مکمل کتاب) کو غور سے پڑھیں کیونکہ کسی اور شارح نے مشاہدہ کرنے یا تفسیر کرنے کی زحمت نہیں اٹھائی کہ انجیل ایمان کی اصل اور مقصد کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

باب اول میں لفظ ''کلام'' کی واضح اہمیت انجیل کے بقایا حصوں پر غور وفکر کرنے پر زور دیتی ہے۔ایک اور بھی ایسا لفظ ہے جس کا اس کے ساتھ موازنہ کیا جانا چاہیئے۔ریہما (واحد۔اگر چہ یوحنا میں یہ واحد حالت میں موجود نہیں) اور ریہماتا (جمع) جن کا مطلب ہے لفظ اور الفاظ۔عام بولے جانے والے الفاظ ہیں۔اسی لئے کوئی بھی کہہ سکتا ہے کیا یہ دو کلمات لوگو اور ریہما معنی میں ایک جیسے ہیں، معنی میں موازنہ کرتے ہیں یا کسی بھی طرح تعلق رکھتے ہیں؟

علمِ اشتقاق سے شروع کریں تو پہلے بیان کردہ ''ریہم'' کی ایک جیسی جڑ ہے جیسی لاطینی لفظ وربم اور انگریزی لفظ ایروکی ہے مطلب کہنا، بولنا یا بتانا۔یہ نئے عہدنامے میں ساٹھ بار موجود ہے۔کلام کی جڑ کلمات ہے جس کا مطلب ہے کہنا، بولنا یا بتانا۔یہ بارہ سو سے زیادہ بار موجود ہے۔اگر چہ دونوں کی جڑ معنوں میں ایک جیسی ہے لیکن پھر بھی کچھ جدید ماہر دینیات ریہماتا اور کلام کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں۔اس معاملے کی تفتیش یوحنا میں موجود ہر لفظ کی مثالوں کی فہرست سے بہتر طور پر شروع ہوسکتی ہے۔کلام کی فہرست پہلے آتی ہے۔

ا بدقسمتی سے کلارک سے پہلے کسی شارح نے یوحنا کی انجیل پر یہ مشاہدہ کرنے کی زحمت نہیں اُٹھائی۔اُنہوں نے باب اول میں موجود کلام کے تصور کو یوحنا نبی اور روح القدس دونوں کی تعلیمات کے مطابق انجیل کا بہترین تعارف سمجھنے کی بجائے ایسے استعمال کیا جیسے یہ یوحنا کی انجیل سے تعلق نہ رکھتا ہو مُدون۔ کلام کے کلمے کی مثالوں کی ایک قسم سارے مقدس یوحنا میں ایک واضح مقدار ہے اور مثالوں سے اس کی تعریف کرتی ہے۔یہ یقینی بناتی ہے کہ کلام کا مطلب ایک جملہ، ایک تناسب، ایک فہرست ایک ذہنی سوچ کی چیز ہے۔یہ اُن بیانات کا حوال دیتی ہے جن سے وہ واضح ہوتے ہیں۔پہلا ایسا اشارہ مقدس یوحنا ۲:۲۲ میں ہے۔اپنی خدمت کے آغاز میں قلعے کو صاف کرنے کے بعد اور یہودی رہنماؤں کے رُوبرو یسوع نے کہا ''تم اس قلعے کو گرادو اور میں تین دن میں اسے بنادوں گا'' قدرتی طور پر یہودی دم بخود تھے۔ لیکن ''جب وہ مردوں میں سے زندہ ہوا تو شاگردوں نے اسے یاد کیا کہ اُس نے یہ کہا تھا اور وہ انجیل اور لفظ (کلام) پر ایمان لائے کہ یسوع نے یہ کہا تھا'' لفظ کلام یقیناً جملہ تھا، ''اس قلعے کو تباہ کردو اور میں تین دن میں اسے بنادوں گا''۔یہ جملہ ''اس'' ہے جو شاگردوں نے یاد کیا؛ یہ ''یہ'' ہے جو یسوع نے کہا۔اس طرح لوگو یہ جملہ ہے۔

اس طرح کا ایک اور معاملہ مقدس یوحنا ۴:۳۷ میں موجود ہے: ''اس میں یہ مثل (کلام) صادق آتی ہے کہ ایک بوتا ہے اور دوسرا کاٹتا ہے''۔مثل یا کہا کلام ہے۔یہ سچائی کیلئے بیان کی جاتی ہے۔اور وہ چیز جو سچ ہوسکتی ہے صرف تجاویز اور بیانی جملہ ہے۔دو آیات نیچے اگلا کلام ہے: ''اور اُس شہر کے بہت سے سامری اُس عورت کے کہنے سے جس نے گواہی دی کہ اُس نے میرے سب کام مجھے بتادیئے ہیں۔اُس پر ایمان لائے''۔کلام یقینی طور پر جملہ ہے ''اُس

نے میرے سب کام مجھے بتا دیئے''۔ دو آیات اور نیچے'' اور اُس کے کلام کے سبب سے اور بھی بہت سے ایمان لائے۔ یہاں مقدس یوحنا ۴:۴۱ کی تبلیغ یا گواہی میں کلام کیلئے اچھا ترجمہ ہے۔ اصل الفاظ پیش نہیں کئے جاتے بلکہ آیت یسوع کی سامریوں کے ساتھ دو دن کی بات چیت اور تبلیغ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ پھر اسی باب میں سامریوں کے متعلق مزید نہیں ہے۔ مقدس یوحنا ۴:۵۰ ہمیں بتاتا ہے یہ ایک نیک آدمی جو یسوع کے پاس آیا اور درخواست کی کہ اُس کے بیٹے کو شفا بخشے'' اُن الفاظ پر ایمان لایا جو یسوع نے اُس سے کہے''۔ کلام تھا'' تیرا بیٹا جیتا ہے''۔

باب چھٹے میں یسوع نے جنت کی روٹی پر تعلیم دی ہے۔ اُس نے اُس کا گوشت کھانے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ پھر ۶۰ آیت میں'' اُس کے بہت سے شاگردوں نے جب سُن چکے کہا، یہ نوشتہ (کلام) مشکل ہے؛ اسے کون قبول کرے گا؟ یہاں کلام واحد حالت میں ہے لیکن'' ایک لفظ'' کے ترجمے کے طور پر نہیں آسکتا۔ نہ ہی کبھی'' ایک جملے'' کے طور پر۔ یہ سارے خطبے کا حوالہ ہے۔ اور اگر کوئی اس ترجمہ کے ناپسند کرتا ہے'' کہ یہ عقیدہ مشکل ہے'' وہ اس کا ترجمہ کرسکتا ہے'' یہ خطبہ مشکل ہے''۔ لیکن مطلب ایک جیسا ہی ہے کیونکہ یہ ایک شعوری مواد ہے جو سامعین کی ناپسندیدگی کی وجہ ہے۔ ۳

مقدس یوحنا ۷:۳۶، ۴۰ ایک جیسی ہیں۔ پہلی آیت میں تحقیق (دعویٰ) لوگو ہے'' تم مجھے ڈھونڈو گے اور نہ پاؤ گے''۔ دوسری آیت میں جمع موجود ہے،'' ہجوم میں سے بعض نے یہ باتیں سُن کر کہا'' یہ آدمی سچ مُچ النبی ہے''

اس حصے کو اشاروں یا مثالوں تک محدود کرتے ہوئے جہاں کوئی خاص جملہ یا جملے کلام کی تعریف کرتے ہیں ہم مقدس یوحنا ۱۰:۱۹ کی طرف آگے بڑھتے ہیں۔ ۔ یہاں یسوع نے صرف کہا تھا کہ اُس نے اپنی زندگی اکیلے گزاری ہے کوئی اُسے اُس سے لے نہیں سکتا'' تب یہودیوں میں ان باتوں (کلام) کے سبب سے پھر اختلاف ہوا۔ یہ الفاظ سادہ زبان میں پہلی اٹھارہ آیات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

پُرانے عہدنامے میں بہت سی جگہوں پر کلام ایک آیت ہے۔ یوحنا ۱۲:۳۸ اشعیا ۵۳:۱ کو بیان کرتی ہے۔ یوحنا ۱۵:۲۵ زبور ۳۵:۱۹ اور زبور ۶۹:۴ کے ایک حصے کو بیان کرتی ہے۔ یوحنا ۱۸:۹ یوحنا ۶:۳۹ اور ۱۷:۱۲ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس جگہ یہ پیشن گوئی پائی گئی کے یسوع نے خود ہی بنا تھا۔ اسی طرح بنیادی طور پر یوحنا ۱۸:۳۲ میں حقیقت ہے جہاں الفاظ یوحنا ۱۸:۳۲، ۸:۲۸ اور ۱۲:۳۲۳۳ کی طرف اشارہ دیتے ہیں۔ وہ اصل میں بیان نہیں کئے گئے بلکہ کلام یہ دعوے ہیں۔ لفظ واحد ہے اور اس لئے ترجمہ کرسکتے ہیں سوچ، خیال، عقیدہ۔ یا بہتر طور یہ ہے کہ الفاظ جمع حالت میں ہوں۔

آخر کار وہاں ایک پیشن گوئی بلکہ ایک نہ سمجھ پیشن گوئی موجود ہے جو شاگردوں میں پھیلی۔ یسوع کہہ چکا تھا'' اگر میں چاہوں کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے جب تک کہ میں دوبارہ آؤں تو تمہیں کیا؟'' یہ کلام ایک بات، ایک سوچ، ایک خیال تھا۔ ایک مزید اشارہ جہاں لوگوز ایک مکمل جملے کا حوالہ دیتے ہیں یوحنا ۱۵:۲۰ میں ہے'' اُس مثل (کلام) کو یاد کرو جو میں نے تمہیں کہی: کہ نوکر اپنے آقا سے بڑا نہیں ہوتا''۔

دو اور اشارے یوحنا ۱۹:۶ اور ۱۳ ہیں جہاں کلا مکو ایک واضح پیش کئے گئے جملے سے پہچانا جا سکتا ہے حالانکہ ان معاملات میں یسوع کی بجائے پیلاطس اور فریسی شامل تھے۔ پہلی آیت میں کلام جس نے پیلاطس کو خوفزدہ کیا'' کہ اُس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا'' دوسری آیت بہت سے جملوں کا حوالہ دیتی ہے۔ کنگ جیمز کا واحد حالت استعمال کرنے کا نظریہ غلط تھا۔ یہاں کلا مجمع حالت میں پائے جاتے ہیں'' جب پیلاطس نے ان ۳ اور یہ انجیل کا شعوری حصہ ہے کہ آج کے گرجا گھروں کے آدمیوں کے درمیان نفرت پیدا کرتا ہے۔ مدون

یہاں ایک لمبی فہرست ہے جہاں کلام کے کلمے کا مطلب کسی حوالے کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہمیشہ ایک فہم تجویز ہوتی ہے۔ اس موقع ہر کلام کے اشاروں کی فہرست شروع کرنے سے پہلے پڑھنے والا جاننا چاہے گا کہ دیئے گئے جملوں یا تجاویز اور پہلی آیت کے کلا مکے درمیان کیا رابطہ ہے۔ جس نے کائنات کو بنایا اور دنیا میں آنے والے انسانوں کو روشن خیالی عطا کی۔ مسیح کے دلائل کیسے جملے بنے؟ رابطہ یہ ہے: پہلی آیت کا کلام خدا کی حکمت ہے۔ اُس کے عبادت گزاروں نے آیا صوفیہ میں تعمیراتی فتح کے حصول کے ذریعے اُس کے لئے قسطنطونیہ کے گرجا گھر میں خدا کی مقدس حکمت وقف کی۔ ہیر اکلس کی کہاوت کو لیں تو یہ حکمت ہے جو دنیا کو چلاتی ہے۔ لیکن یہ جس منصوبے پر دنیا بنائی گئی تھی چلتی ہے۔ تمام مخلوقات اور اُس کے اعمال پر خدائی حکومت ایک

منطقی سمت پر مبنی ہے ۔خدا لاپرواہی سے کام نہیں کرتا ۔وہ منطقی طور پر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح کی کچھ حکمت پچھلی فہرست کی تجاویز میں ظاہر ہوئی ہے ۔وہ مسیح کی سوچ ہیں ۔یہ مسیح کی اصل سوچ ہیں ۔ان میں ہم خدا کی پاک حکمت کو اپناتے ہیں۔ اس لئے تلمیح کی گئی تجاویز اور مسیح کے درمیان زیادہ فرق نہیں ۔یہ روحانی خیالات جیسا کہ لسانیت اور اُس نے جسے کلام کہتے ہیں تجزیہ کیا ہے خدا کی سوچ ہیں ۔ان خیالات میں سے چند ہمیں یوحنا کے الفاظ یا مسیح کے الفاظ جو یوحنا نہیں لکھے میں دیئے گئے ۔اسی طرح مسیح ہم سے خُود بات چیت کرتا تھا ۔کیا یہ تجویز کرنا پوری طرح بیہودہ ہے کہ اس لئے یوحنا نے ان دو سطحی مختلف مقاصد کیلئے کلام کے کلمات کا استعمال کیا ۔لیکن اب اشاروں کی فہرست کو جاری رکھتے ہیں۔

ان اشاروں کی ایک اور قسم بنائی جا سکتی ہے جہاں کسی خاص جملے کا حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ پچھلے بولے گئے جملے کی طرف واضح اشارہ دیا گیا ہے ۔یوحنا ۵:۲۴ کہتا ہے یسوع نے کہا ''وہ جو میرے لفظ (لوگوز) سنتا ہے اور اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہمیشہ کی زندگی پائے گا'' ۔یہ کلمات ''وہ جو میرے الفاظ سنتا ہے'' کو پوری طرح ترجمہ کیا جا سکتا ہے ''وہ جو میرے عقائد سنتا ہے'' اور اس کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے کہ ''وہ جو میرے عقائد اور تعلیم کو قبول کرتا ہے'' ۔اسی باب کی آیت ۳۸ کہتی ہے ''تُم اُس کا کلام اپنے باطن میں قائم نہیں رکھتے اس لئے کہ تم اُس کے بھیجے ہوئے کا یقین نہیں کرتے'' ۔یہ آیت اُس نوشتے یا تعلیم کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جو یسوع دیتا رہا تھا ۔یوحنا ۸:۳۱ اور ۳۷ بالکل ایک جیسی ہیں ۔پس یوحنا ۸:۴۳ میں لوگوز اور لالیا کے درمیان اضافی مشابہت ہے ۔اس بعد میں آنے والے لفظ کا مطلب تقریر یا گفتگو ہے ۔اس کا ترجمہ ہو سکتا ہے کہ ''کیوں تُم میری گفتگو کو نہیں سمجھتے ؟ کیونکہ تُم میرے کلام کو سنتے (قبول کرتے یا سمجھتے) نہیں'' ۔آیات ۵۱ اور ۵۲ بھی یسوع کی تعلیم کا حوالہ دینے کیلئے لوگوز کا استعمال کرتے ہیں: ''اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے تو وہ ابداً کبھی موت نہ دیکھے گا'' ۔تین آیات نیچے یسوع اپنا موازنہ زمین پر فریسیوں سے کرتا ہے کہ وہ یسوع خدا کے لوگوز قائم کرتا ہے۔

ان آیات کے ساتھ ساتھ جن میں کلام کے کلمات یسوع کی تعلیم کا حوالہ دیتے ہیں یوحنا ۱۰:۳۵ پرانے عہدنامے کی پیشن گوئی کے انتخاب کیلئے کلام کا استعمال کرتا ہے ۔انبیاء آدمی تھے جن پر خدا کا کلام ظاہر ہوا اور یہ کلام جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ اب تک پہلی آیت ہے جو لوگوز کا پرانے عہدنامے میں لکھے گئے الفاظ کے ساتھ ربط کا حوالہ دیتی ہے ۔یہ سوچ اہمیت کی حامل ہے کہ کلام ایسی چیز ہے جو کسی برسل، جھلی نما کاغذ یا قلم پر لکھا جا سکتا ہے صرف اس لئے کہ یہ درمیانی راستہ نکالنے والے ماہر دینیات کیلئے بہت ہی بے ذائقہ ہے۔

اس آخری ایک سے پہلے پہرے میں کلام کا موازنہ الفاظ سے کیا گیا کہ نہ ایسے ہی لکھے گئے نہ ہی محض الفاظ بلکہ بولے گئے الفاظ ۔یوحنا ۱۲:۴۸ کلام کی پہچان ریہماتا یا ایسے الفاظ کے ساتھ کراتا ہے۔ یہ پہرہ پڑھا جاتا ہے ''جو مجھے حقیر جانتا (یا مجھے کنارے لگاتا ہے) اور میری باتوں (ریہماتا) کا یقین نہیں کرتا ۔اُس کا ایک فتویٰ لگانے والا ہے: کلام جو میں نے کہا ہے یہی کلام یومِ آخر میں اُس کیلئے فتویٰ ہوگا'' ۔اس بات کو ذہن میں رکھیں کلام ایسی چیز ہے جو بولی جائے اس لئے قدرتی طور پر الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے۔

اگر ان آیات کی ترتیب تمہیں اکتاہٹ کا شکار کرے تو جان لو کہ یہ آخر کار بہت وسیع ہے اور کلام یا نوشتہ کی مزمت کرنے والے کیلئے کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ یوحنا ۱۴:۲۳ تا ۲۴ کہتا ہے'' اگر کوئی مجھ سے پیار کرتا ہے تو میرے کلام پر عمل کرے ۔۔۔۔جو مجھے پیار نہیں کرتا وہ میری باتوں (جمع) پر عمل نہیں کرتا ۔اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے'' واحد اور جمع کے سننے اور اس لئے کہنے کا یہ میلاپ دلیل کی حیثیت پیش کرتی ہے۔

کچھ بنیاد پرستوں نے آزاد لوگوں کی فہم کشی کو بھی قبول کر چکے ہیں ہمیں صبر کے ساتھ فہرست سے گزرنا چاہیئے ۔یوحنا ۱۵:۳ میں ہے ''اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا ہے پاک ہو گئے ہو''۔ یوحنا ۱۷:۶ اور ۱۴ کا ضرور حوالہ دینا چاہئے ۔آیت ۱۷ کہتی ہے کہ خدا کا کلام سچائی ہے۔ اور اسی باب کی آیت ۲۰ میں کلام مستقبل میں شاگردوں کی تعلیم کا حوالہ دیتا ہے۔

یوحنا کی انجیل میں کلام کے استعمال کی ایک مکمل فہرست بنانے کیلئے ہمیں صرف یوحنا ۱:۱ اور ۱۴ کا اضافہ کرنا ہے ۔شروعات میں کلمہ تھا ، وجوہات ، بوشتے ، ذہن ،خدا کا کلمہ ۔خدا کا کلمہ خدا ہے ۔یہ کلمہ مجسد ہوا اور ہم نے فضل اور سچائی کا جلال دیکھا۔

۲جدید مذہبی تعلیم نے عام طور پر کلام اور رہیما تا میں فرق واضح کی ہے: کلام اور الفاظ ۔کلام ایک لحاظ سے آسمانی ہے۔ اگر اس میں موجود ہے یا کسی طرح بائبل کا ثالثی ہے۔بائبل ''ناقابلِ اعتبار'' ہے بے شک کامل نہیں ہے۔ تو پھر کیسے جھوٹے بیانات ناقابلِ اعتبار ہو سکتے ہیں فراخ دل اس کی تفصیل نہیں دے سکتے۔ اُن کے لئے کلام کو قبول کرنا ذہنی اطمینان کے بغیر ایک روحانی تجربہ ہے۔باتیں دوسری طرف انسانی، غیر کامل اور فرضی ہیں۔خدا کی مافوق الفطرت سچائی انسانی سچائی سے یکسر مختلف ہے کہ یہ کسی نقطہ پر بھی اکٹھے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی قدرتِ کاملہ کے پاس طاقت ہے کہ اسے انسانی زبان میں بیان کر سکے۔اس لئے باتیں اور خیالات نہ فہم چیزوں کیلئے محض نشان ہیں۔

بہت سے مبینہ روایتی اسی جیسے نظریات رکھتے ہیں جیسے کہ موجودہ پہرے میں بیان کیے گئے۔وہ کہتے ہیں کہ انسان کیونکہ محدود اور گنہگار ہے اس لئے الہامی سچائی کو نہیں جانتا بلکہ زیادہ سے زیادہ اس سے ملتی جلتی۔

لیکن مسیح نے اس کی تردید کی۔یوحنا باب ۱۷ میں وہ کہتا ہے''میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا ہے۔جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دِئے ہیں وہ تیرے تھے اور تُو نے اُنہیں مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔اب وہ جان گئے ہیں کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے وہ سب تجھ ہی سے ہے کیونکہ جو باتیں تو نے مجھے دی ہیں وہ میں نے اُن کو دی ہیں اور انہوں نے قبول کر لی ہیں اور انہوں نے سچ جان لیا ہے کہ میں تجھ سے نکلا ہوں اور ایمان لائے ہیں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے میں نے تیرا کلام اُنہیں دیا ہے سچائی کے وسیلے سے اُن کو مقدس کر۔تیرا کلام سچائی ہی ہے۔''

یسوع مسیح آسمانی انسان جو خدا اور آدمی کے درمیان ثالثی ہے اُس نے ہمیں حقیقی باتیں بتائیں جو اُس نے باپ سے حاصل کیں۔مسیح نے کامل طور پر آسمانی باتیں انسان کو بتائیں۔خدا کی طرف سے آدمی کیلئے ایک لفظ بھی ضائع نہیں ہوا۔

جو کہتے ہیں کہ آدمی روحانی سچائی سے صرف ملتی جلتی چیز کو جان سکتے ہیں اور نہ روحانی سچائی کو وہ انجیل اور مسیح کی باتوں سے انکار کرتے ہیں۔اُن کے نظریات بنیادی طور پر مسیح کش ہیں۔وہ آدمیوں کے زیرِ اثر ہیں جیسا کہ ہرمن دوی وید، ہرمن بیونک اور کرنیلیس وین ٹل۔تجدید دینیات کی وہ شاخ جو پہلے سے دوسرے تصورات میں مرتد ہے اب یونائیٹڈ سٹیٹ میں مرتد ہو رہی ہے۔